قیوم ثالث، حجتہ اللہ

# حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہُ العزیز

## تعارف ونسب:

آپ عروۃُ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند دوم ہیں۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو مرض الموت کے وقت فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو صاحبِ معارف واسرار اور عجائبِ روزگار ہوگا۔ قرب الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا اور کثیر خلقت اس سے فیض یاب ہوگی۔

## ولادت باسعادت:

آپ ۷ رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ بمطابق ۱۶۲۵ء بروز جمعتہ المبارک حضرت امام ربانی قدس سرہُ العزیز کے وصال کے چند ماہ بعد سرہند شریف میں پیدا ہوئے۔ حضورﷺ کے فرمانِ گرامی کے مطابق آپ کا نام محمد نقشبند، لقب شرف الدین اور کنیت ابوالقاسم رکھی گئی اور بطور شکرانہ بہت سا کھانا پکا کر رسولﷺ کی روح پرفتوح کے نام پر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حجتہ اللہ کا خطاب عطا ہوا۔ الہامی الفاظ یوں تھے:

”آپ نے دیکھا کہ ملائکہ کرام اور اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ نے آپ کو **السلام علیکم یا حجتہ اللہ** کہہ کر سر اور پیشانی کو بوسہ دیا“

## تعلیم:

آپ تھوڑی مدت میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم متداولہ حاصل کرنے میں مشغول ہوگئے۔ علوم درسیہ تفسیر، حدیث، فقہ اور منقولات ومعقولات اپنے والد گرامی کے علاوہ حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ سے ایسی تحقیق وتدقیق سے پڑھے کہ حضرت خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

”یہ مجھ سے پڑھنے نہیں آتے بلکہ پڑھانے آتے ہیں“

## قیومیت کی بشارت:

علو استعداد کی بنا پر تھوڑے عرصہ میں ہی آپ پر وہ اسرار و حقائق منکشف ہو گئے جن کی نسبت حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ جو علوم و معارف تم بیان کرتے ہو وہ عین مقطعات قرآنی کے اسرار ہیں جو حضرت امام ربانی قدس سرہ نے مجھ سے خلوت میں فرمائے تھے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے اپنی قیومیت کے ۴۱ ویں برس ۱۰۷۴ھ میں آپ کو خلوت میں بلا کر ''قطب الاقطابی اور قیومیت'' کی بشارت دی اور فرمایا:

**''جو تاج مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے حضور اکرم ﷺ نے مجھے عطا فرمایا تھا اب وہی تاج تمہیں عنایت ہوا ہے''**

## مسند ارشاد پر جلوہ افروز:

آپ ۱۱ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مسند وارشاد پر جلوہ افراز ہوئے۔ روئے زمین کے مختلف خطوں سے لوگ ٹڈی دل آپ کی خدمت میں بغرض فیض اور نسبت وارادت کے لئے حاضر ہوتے۔ غیبی اشارہ پا کر حضرت شیخ عبد الوہاب، حضرت شیخ فخر الدین خطیب، مولانا شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ ہزار ہا آدمیوں کو لے کر آپ کی زیارت و بیعت کے لئے سرہند شریف تشریف لائے۔

## بادشاہ وقت کی حاضری:

مجلس میں آپ کا اس قدر رعب و دبدبہ ہوتا کہ بادشاہ وقت کو بھی وقت کو بھی بات کرنے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایک مرتب بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ کی بارگاہ اقدس میں حلقہ مراقبہ میں حاضر ہوا اور ایک گوشہ میں مراقب ہو کر بیٹھ گیا سب حاضرین مراقبہ میں اس قدر محو تھے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی کی کہ کون آیا ہے آپ مراقبہ سے فارغ ہوئے بادشاہ آدابِ خدمت بجالایا آپ نے شفقت فرمائی۔

بادشاہ عرض گزار ہوا کہ اللہ کا شکر ہے اس زمانے میں بھی اس کا ایک ایسا بندہ موجود ہے کہ مجھ جیسا بادشاہ جس کے آگے ایران، توران اور روم جیسے بادشاہ بھی حواس باختہ ہو جاتے ہیں جب اس بندہ خدا کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے تو اس کے نوکر چاکر بھی اس شیخ کی تعظیم کے پیش نظر میرے آداب و تواضع بھی بجا نہیں لاتے بلکہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کون آیا ہے بعد ازاں آپ سوار ہوئے تو بادشاہ احتراماً آپ کی سواری کے ساتھ چلنے لگا۔

صوفی عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ عالمگیر جیسا بادشاہ جس کا کوئی ثانی نہیں دنیا بھر میں آج آپ کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہا ہے ابھی آپ کے دل میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

**''اے عبد الوہاب اگر عالمگیر جیسے لاکھوں بادشاہ بھی میری خدمت میں حاضر ہوں اور میری سواری کے ساتھ چلیں تو بھی میرے دل میں کوئی فخر اور غرور نہیں پیدا ہوگا''**

## قلعہ گولکنڈہ کی فتح:

سلطان الہند اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر حیدر آباد دکن کو فتح کرنے کی درخواست کی اور کہا وہاں کا بادشاہ ابوالحسن تانا شاہ عیش وعشرت کا دلدادہ اور شراب ونشاط میں غرق رہتا ہے اور شعیہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے رعیت پرظلم وستم کے پہاڑ توڑتا ہے لیکن مظلوموں کی دادرسی کرنے والا کوئی نہیں ہے حضرت قیوم ثالث قدس سرہ بادشاہ کی عرض ونیاز سُن کر خلوت کدہ میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ایک تحریر کردہ مبارک قرطاس تھا جو آپ نے بادشاہ کو تھما دیا جس میں تحریر تھا کہ حیدر آباد کا یہ قلعہ تیسرے روز صبح کے وقت فتح ہوگا اور دن چڑھے قلعے کی چابیاں تمہارے ہاتھ ہوں گی چنانچہ نا قابلِ تسخیر قلعہ گولکنڈہ آپ قدس سرہ کی دعاؤں اور تصرف سے فتح ہوگیا۔ اسی طرح بیجاپور اور قلعہ ستارہ محض آپ کی توجہات وتصرفات سے فتح ہوگئے۔

## کرامت ولایت کی شرط نہیں:

حضرت مولانا عابد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدائے سلوک میں مجھے یہ خیال آیا کہ مرشد کو اس قدر کشف ضرور ہونا چاہئے کہ سالک کے خطرات سے واقف ہوکر ان کا دفعیہ کرسکے آپ نے اسی وقت مخاطب ہوکر مجھے فرمایا محمد عابد سنو!

**"اولیاء اللہ کے بندے ہوتے ہیں انہیں علم غیب کا جاننا اور ان سے کرامات کا ظاہر ہونا واجب نہیں اور ان امور کے ظاہر نہ ہونے سے ان کے کمال میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں میں اس قدر کرامات نہ تھیں جتنی کہ ایک ولی اللہ میں ہوتی ہیں"**

## وصال:

آپ پر بروز جمعرات امراض وضعف کا حد سے زیادہ غلبہ ہوگیا کہ آپ لحظہ بہ لحظہ بے ہوش ہوجاتے تھے گو سانس میں تیزی آگئی تھی لیکن نہایت وقار کے ساتھ اوراد وظائف پڑھتے رہے۔ شب جمعہ کو نماز تہجد کے بعد سورہ یٰسین چند بار سورۃ فاتحہ اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے ۲۹ محرم الحرام ۱۱۱۴ھ بمطابق ۱۷۰۲ء کو ۳۵ برس مسند قیومیت وارشاد پر فائز رہ کر جان شیریں، جان آفریں کے سپرد کردی۔

آپ کا مزار پُرانور سرہند شریف میں ہے جس پر نہایت عالیشان خوبصورت رقبہ بنا ہوا ہے۔